قسط 1

اسلام اور تقلید

سمیع اللہ شفیق محمدی شیخوپوری

لفظ اسلام

محترم قارئین کرام! خود لفظ اسلام کے معنی بھی یہی ہیں کہ اپنے آپ کو (کسی کے) سپرد کر دینا' حوالے کر دینا' فرمانبردار ہو جانا۔ نیز اللہ کیلئے دین کو خالص کر دینا۔ پس دعویٰ اسلام کے ساتھ ضروری ہے کہ صرف اللہ واحد کیلئے سپردگی ہو اور اس کے سوا کسی کیلئے بالکل سپردگی نہ ہو۔ یہی کلمہ **لا اله الا الله** کی حقیقت ہے۔ لیکن جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کی سپردگی میں اپنے آپ کو دے دیتا ہے وہ مشرک ہے اور یہ معلوم ہے کہ مشرک کو اللہ معاف نہیں کرے گا۔ لیکن اگر کوئی اللہ کی عبادت سے تکبر کرنے والا ہے تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وقال ربكم ادعوني استجب لكم إن الذين يستكبرون عن عبادتي سيدخلون جهنم داخرين۔

"تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ مجھے پکارو' میں تمہاری دعاؤں کو سنوں گا۔ یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب منہ کے بل جہنم میں داخل ہونگے"۔

صحیح بخاری میں تکبر کی تشریح یوں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہے جنت میں داخل نہیں ہوگا اور جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا"۔ عرض کیا گیا لیکن اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کوئی آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو' اس کا جوتا اچھا ہو' کیا یہ تکبر ہے؟ فرمایا نہیں' اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر یہ ہے کہ حق سے انکار کیا جائے اور لوگوں کو حقیر سمجھا جائے۔

یہودیوں کا وصف تکبر ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

أفكلما جاء كم رسول بما لا تهوى أنفسكم استكبرتم۔

"کیا جب کوئی رسول تمہاری خواہش کے خلاف کوئی حکم لائے گا (تو) تم تکبر سے نافرمانی کرو گے"۔

اور عیسائیوں کے بارے میں فرمایا جو کہ شرک کرتے تھے:

إتخذوا احبارهم ورهبانهم أربابا من دون الله والمسيح ابن مريم وما أمروا إلا ليعبدوآ إلها واحدا لا إله إلا هو سبحانه عما يشركون۔

"انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنا لیا ہے۔ اور مسیح بن مریم کو۔ حالانکہ انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ اللہ واحد ہی کی عبادت کریں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ان کے شرک سے پاک ہے۔

دین الٰہی کی بنیاد

دین الٰہی کی بنیاد اور اصل ایک ہے۔ اگرچہ شریعتیں جدا جدا ہیں۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تمام انبیاء کا دین ایک ہے اور انبیاء بھائی ہیں۔ ابن مریم سے نسبت رکھنے کا حقدار زیادہ میں ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ پس تمام انبیاء کا دین ایک ہی ہے اور وہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ صرف اللہ وحدہ لا شریک لہ کی عبادت کی جائے۔ ہر زمانے میں اللہ تعالیٰ کی اسی طریقے سے عبادت کی جائے جس کا اس نے حکم دیا۔ اس زمانے میں وہی طریقہ اسلام ہو گا۔ شریعت میں ناسخ ومنسوخ کا معاملہ ویسا ہی ہے جیسا کہ ایک ہی شریعت میں حکم بدل جاتا ہے۔ مثلاً دین اسلام جسے لے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک ہی دین ہے۔ لیکن ایک زمانے میں بیت المقدس کو قبلہ بنانا واجب تھا' پھر کعبہ قبلہ بنا دیا گیا۔ تبدیلی ضرور ہوئی مگر دین ایک ہی رہا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لئے سبت (ہفتہ) مقرر کیا تھا۔ پھر منسوخ کر کے مسلمانوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے جمعہ کا دن مقرر کر دیا۔ لہٰذا بنی اسرائیل کے زمانے میں اجتماع سبت کو تھا۔ پھر جمعہ کا اجتماع واجب اور سبت حرام کر دیا گیا۔ لہٰذا اس تبدیلی سے پہلے جو کوئی موسوی شریعت سے نکل گیا وہ مسلم نہ رہا اور تبدیلی کے بعد جو کوئی شریعت محمدی میں داخل نہ ہوا مسلم نہ رہا۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کو ہرگز حکم نہیں دیا کہ غیر اللہ کی عبادت کی جائے۔ چنانچہ فرمایا:

شرع لكم من الدين ما وصى به نوماً والذى أوحينا إليك وما وصينا به إبراهيم و موسى وعيسى أن أقيموا الدين ولا تتفرقوا فيه كبر على المشركين ما تدعوهم إليه۔

"اس نے تمہارے لئے وہی شریعت مقرر کر دی ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے حکم نوح کو دیا تھا اور بذریعہ وحی ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کی طرف آپ انہیں بلا رہے

ہیں وہ تو ان مشرکوں پر گراں گزرتی ہے۔ پس تمام رسولوں کو یہی حکم دیا گیا کہ دین قائم کریں اور اس میں پھوٹ نہ ڈالیں۔ دیگر قرآنی مقامات پر بھی یہی اعلان کیا گیا"۔

دین میں پھوٹ ڈالنے والے

ہمیشہ ان لوگوں نے دین میں اختلاف پیدا کیا جو مشرک لوگ تھے۔ آج کے دور میں بھی اسی طرح ہے۔ قرآن پاک اس کی تصدیق کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

منیبین إلیه واتقوه وأقیموا الصلوة ولا تکونوا من المشرکین من الذین فرقوا دینهم وکانوا شیعا کل حزب بما لدیهم فرحون.

"اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر اس سے ڈرتے رہو اور نماز کو قائم رکھو اور مشرکین میں نہ مل جاؤ جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے ہر گروہ اسی چیز پر جو اس کے پاس ہے نازاں ہے"۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

ولا یزالون مختلفین ٥ إلا من رحم ربک ولذالک خلقهم.

"وہ ہمیشہ اختلاف ہی میں رہتے ہیں۔ بجز ان کے جن پر رحم کیا اور اللہ نے اسی لئے انہیں پیدا کیا"۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ جو اہل رحمت ہیں وہ مجتمع ہیں مگر جو مشرکین ہیں وہ اپنے دین میں پھوٹ ڈال چکے اور فرقے بن چکے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جہاں شرک و بدعت ہو گی وہاں اختلاف وتفریق پیدا ضرور ہو گی۔ چنانچہ عرب میں ہر مشرک قوم کا الگ الگ دیوتا تھا۔ ایک قوم دوسری قوم کے دیوتا سے بیزار تھی۔ بلکہ بعض کی شریعتیں بھی جدا جدا تھیں۔ اسی طرح جن لوگوں میں شرک پیدا ہو جاتا ہے ان میں اتفاق باقی نہیں رہتا۔ اس بات کی زندہ مثال دور حاضر کے مسلمان ہیں کہ جب سے ان میں شرک آ گیا ہے اس وقت سے ان میں اختلاف اور فرقہ واریت پیدا ہو گئی ہے۔ جب سے مسلمانوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی شروع کی ہے اس وقت سے مسلمان ذلیل ہو رہے ہیں۔

مسلمانو! یاد رکھو جب تک تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہیں چھوڑو گے اس وقت تک تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکو گے اور خود ہی اپنے بھائیوں کا خون کرتے رہو گے اور آپس میں ایک دوسرے کو کافر و منافق وغیرہ کے فتوے دیتے رہو گے۔ کیا تم عاد وثمود، قوم نوح وشعیب اور بنی اسرائیل جیسی قوموں کے تذکرے بھول گئے۔ کیا وجہ تھی ان پر عذاب نازل ہوئے؟ صرف ایک ہی وجہ کہ انہوں نے اللہ اور وقت کے نبی کی نافرمانی کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو سزا دی اور وہ دنیا کے لئے عبرت کا نشان بن گئے۔

آؤ! اگر تم آج کامیاب ہونا چاہتے ہو تو چھوڑ دو فرقہ واریت' چھوڑ تقلید آ جاؤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کی طرف۔ اسی میں فلاح ہے اسی میں کامیابی وکامرانی ہے اگر تم عقل مند ہو۔

بدقسمتی تو یہ ہے کہ آج ہم نے شریعت میں نئی چیزیں اپنی طرف سے ملا دیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر امام کی بات کو ترجیح دی۔ حدیث کو چھوڑ کر فقہ کو نجات کا راستہ تصور کیا۔ آج نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنے کی بجائے کسی امام یا شہر کی طرف کرنا فخر سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ لوگوں کو اس نسبت کی طرف ترغیب دلائی جاتی ہے اور تقلید کو ضروری سمجھا جا رہا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ تقلید اور اسلام میں تقلید اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ اس طرح سمجھ لیجئے کہ تقلید ایک مصنوعی پھول ہے جس کی حقیقت محض دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔

لوگو! تقلید سے بچ جاؤ۔ یہ محض دھوکہ اور صراط النار ہے۔ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی کامیابی اور فلاح ہے۔

قارئین کرام! آیئے اب دیکھیں کہ قرآن وحدیث ہمیں اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دیتے ہیں یا کہ اس کے ساتھ تقلید کا بھی؟ اور کیا عام آدمی قرآن حدیث کو سمجھ سکتا ہے کہ نہیں؟

انداز بیاں گرچہ شوخ نہیں
شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

(جاری ہے)

توجہ فرمائیں

ہم ان صفحات پر متعدد بار یہ یاد دہانی کروا چکے ہیں کہ ادارہ ترجمان الحدیث جامعہ سلفیہ کی گولڈن جوبلی کے موقعہ پر خصوصی نمبر شائع کر رہا ہے۔ مضامین کے حصول کیلئے ہم اپنے بزرگوں کی خدمت میں خطوط ارسال کر چکے ہیں۔ اور یہ بات انتہائی حوصلہ افزاء ہے کہ بعض محترم شخصیات کے مضامین آ چکے ہیں۔ جزاهم الله احسن الجزاء
اس ضمن میں چند گزارشات پیش خدمت ہیں:

☆ مضامین جلد ارسال فرمائیں۔ 30 اگست کے بعد آنے والے مضامین شامل اشاعت کرنے سے قاصر ہونگے۔

☆ جن بزرگوں کو عنوان دیئے گئے ہیں وہ بالتفصیل اپنے مضامین تحریر فرمائیں۔

☆ جن احباب کو عنوان نہیں دیئے گئے وہ بھی اپنے مضامین جلد ارسال فرمائیں، نیز غیر ضروری طوالت سے بچیں خصوصا اکابرین کی سوانح حیات پر مضامین نہ لکھیں۔

☆ ادارہ مضامین میں ترمیم کا مجاز ہوگا۔

(ادارہ)